بانی

شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مسئول

مولانا عبید اللہ انور

امیر انجمن خدام الدین لاہور

مدیر اعلیٰ

مجاہد الحسینی

ہدیہ ۲۵ پیسے

مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور پاکستان

۱۹ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ / ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تجھے نہ بتاؤں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کون سا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ، كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے۔ تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور پھر یہ کلمات (کہتے) اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام" امام اوزاعی سے دریافت کیا گیا۔ اور وہ اس حدیث کے روایت کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔ کہ استغفار کس طرح تھا؟ اوزاعی نے کہا کہ آپ فرماتے تھے۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے۔ اور سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ یعنی اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور تمام تعریفیں ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ نہیں ہے کوئی مانع اس چیز کا جو تو نے دی اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو جس کو تو نے روکے رکھا۔ اور دولت مند کو تیرے عذاب سے اس کی دولت مندی فائدہ نہیں دیتی۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جو شخص ہر نماز کے بعد "سبحان اللہ" ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" ۳۳ مرتبہ اور "اللہ اکبر" ۳۳ مرتبہ اور سو کے عدد کو پورا کرنے کے لئے ایک مرتبہ "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر (یعنی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لئے بادشاہی اور تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) پڑھے اس کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (مسلم)

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ۔ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ چند پیچھے آنے والے (کلمات) ایسے ہیں۔ کہ جن کا کہنے والا یا (یہ فرمایا کہ) کرنے والا نامراد نہیں ہوتا، وہ یہ ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" اور ۳۴ مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا ہے۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے ذکر کیا ہے۔

وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ، وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ"، فَقَالَ: اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اے معاذ! خدا کی قسم میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں پھر فرمایا اے معاذ! میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں۔ کہ ان کلمات کا ہر نماز کے بعد کبھی ترک نہ کرنا (ترجمہ) اے اللہ تو اپنے ذکر اور شکر اور اپنی بہتر عبادت میں میری مدد فرما۔ ابو داؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدام الدین لاہور

۱۸ر شعبان ۱۳۸۹ھ
۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۹ء

جلد ۱۵
شمارہ ۲۵

فون نمبر ۶۷۵۴۵

مندرجات

مدیر مسئول:
مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر اعلیٰ:
مجاہد الحسینی

جناب کارنیلیس صاحب کو دعوتِ اسلام

اسلامی سلطنت پاکستان کی مرکزی کابینہ میں وحدتِ فکر و نظر کی ضرورت

پاکستان کے مرکزی وزیرِ قانون جناب جسٹس کارنیلیس صاحب اسلام کے محاسن اور خوبیوں کا اکثر تذکرہ کرتے رہتے ہیں اور واضح الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کرتے رہتے ہیں کہ ہماری موجودہ تمام خرابیوں اور قباحتوں کا علاج اسلامی آئین کے نفاذ میں ہے۔ ہمارے معاشرہ میں جب تک اسلامی سزاؤں کا نفاذ نہیں ہوتا ہے اس وقت تک اصلاحِ احوال کی صورت ناممکن ہے ——

جناب کارنیلیس صاحب کے ان صاف ستھرے نظریات اور اسلام پسندی کے رجحانات کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا ہے اور فی الواقع یہ اندازِ فکر لائقِ تحسین ہے۔

لیکن جب انہوں نے پاکستان کی مرکزی کابینہ میں وزیرِ قانون کی حیثیت سے شمولیت فرمائی تو ہم نے شدت کے ساتھ یہ ضرورت محسوس کی کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جس طرح وہ دنیاوی اعتبار سے ایک اہم عہدے پر فائز ہوتے ہیں اسی طرح انہیں دینی اور اسلامی اعتبار سے بھی وہ حقیقی اعزاز اور عظمت سے سرفراز ہونا چاہئے اور وہ یہ کہ جس اسلام کو وہ پسندیدہ دین سمجھتے ہیں اور اس کی خوبیاں اور محاسن بیان کرتے ہیں وہ اس پر ایمان لائیں اور اسے تسلیم کر کے اسلام کے سچے اور باعثِ نجات دائرہ میں داخل ہونے کی سعادت بھی حاصل کریں۔ کیونکہ اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ دنیاوی مال و اسباب اور عزت و عظمت خداوند قدوس کے ہاں قطعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔

اصل چیز اور حقیقی عزّت و عظمت خدا تعالےٰ اور اس کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ایمان لانے میں ہے۔ اور ان کی پاکیزہ تعلیم یہ ہے کہ دنیا کے انسان اپنی زبانوں سے وہ بات ہرگز نہ کہیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے ہیں۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

اسلام میں جب اس طرح کے سچّے اور پاکیزہ نظریات موجود ہیں اور جناب کارنیلیس صاحب عیسائی ہونے کے باوجود ان کا برملا اعتراف بھی کرتے ہیں تو آخر کون سی رُکاوٹ اور ہچکچاہٹ باقی رہ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اسلام کو قبول کرنے کی سعادت سے محروم ہو رہے ہیں ——!

انہوں نے جس طرح اسلام کو معاشرہ کی تمام برائیوں کا علاج قرار دیا ہے اسی طرح دنیا اور آخرت کی تمام مصیبتوں کا علاج بھی اسلام پر ایمان لانے میں ہی پنہاں ہے۔ ہم اپنے قابلِ صد احترام وزیرِ قانون جناب اے۔ آر کارنیلیس صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش کریں گے کہ آپ ایک عظیم اسلامی سلطنت پاکستان کی وزارتِ قانون کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے ہیں اور آپ نے اسلامی نظام رائج کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا ہے تو اس اسلام کو خود بھی قبول فرمائیے تاکہ آپ دنیا و آخرت میں نجات پا جائیں۔ اور ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے جب آپ مرکزی کابینہ میں شامل دوسرے مسلمان وزراء کے ساتھ شریکِ اسلام ہونگے تو دنیا میں یہ تاثر غالب ہوگا کہ پاکستان کے اربابِ اقتدار "دو ذہنی"

اور "دو عملی" کا شکار نہیں ہیں بلکہ ان کی زندگی فکری و نظری اعتبار سے وحدت و یگانگت کی آئینہ دار ہے۔

یَآاَیُّہَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تُفْلِحُوْا !

سرمایہ داری کے کرشمے

معاصر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک کا شذرہ ملاحظہ فرمایئے۔

"ہم سوشلزم اور اشتراکیت پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں۔ مگر کیا یورپ کا وہ ظالمانہ سرمایہ داری نظام کسی ایک لمحہ کے لیے بھی گوارا کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ کے چند افراد کی مترفانہ شہ خرچیوں کے سامنے تو قرونِ مظلمہ کی الف لیلوی داستان بھی ماند پڑ جائے مگر انسانوں کی اکثریت نانِ جویں کے لیے ترستی رہے۔ پڑھیئے اور اندازہ لگائیے۔

"یونان کے ارب پتی اناسس اور ان کی نوبیاہتا بیوی جیکولین نے گزشتہ سال اپنی شادی سے آج تک سات کروڑ سے دس کروڑ تک روپے خرچ کئے۔ امریکی اخبارات نے اپنے اس انکشاف میں لکھا ہے۔ کہ اناسس کی رہائش گاہوں کی تعداد ۹ ہے۔ ان میں مونٹے کارلو، پیرس، مونٹے، وڈوٹا، یونان، نیویارک کی رہائش گاہ اور ہوٹلوں کے مستقل کمرے جہاز کرسٹینا اور یونانی جزیرہ اسکورپیس شامل ہیں یہ جوڑا ۱۶ لاکھ روپیہ فی ہفتہ کس طرح خرچ کررہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ امریکی خاتون جیکولین نے گلاتی مادا کے مکان کی جدید آرائش پر ۵۰ لاکھ تک روپیہ خرچ کردیا۔

کاش! مسلمان خلفاء و سلاطین کے محلاتی افسانوں اور عرب شیوخ کے حرم سراؤں کے درون خانہ افسانوں کو گھڑنے اور بڑھا چڑھاکر پیش کرنے والا عیار یورپ اپنی ایک فاحشہ خاتون کی اس بیرونِ خانہ، پُر عیش زندگی سے بھی کچھ عبرت لے اسراف و تبذیر کی یہ ایک ادنیٰ جھلک امریکہ کی خاتونِ اول کی ہے۔ جہاں کا سب سے بڑا مسئلہ اب بھی وہاں کے ذمہ دار اخبار ٹائم کے نزدیک افلاس و غربت ہے۔

مسلمان تو کیا دنیا کی ساری اقوام نے مل کر بھی خرمستی اور طبقاتی تفاوت کا اتنا سیاہ مظاہرہ نہ کیا ہوگا۔ یہ سہرا بھی اسی امریکہ کے سر ہے۔ جو آج انسان کے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

بقیہ: خطبہ جمعہ

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

۶۔ دنیا میں وہ قوم امام الاقوام کا منصب حاصل کر سکتی ہے جس کے دن اور رات کی ہر گھڑی اور ہر لحظہ رضاء الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے وقف ہو جائے۔ خدا تعالےٰ اس کا حامی اور مددگار ہو جاتا ہے۔ پھر وہ قوم بامدادِ الٰہی دوسری قوموں پر فاتح اور سربلند ہو جاتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اسلام نے اسی خوبی کے باعث اپنے عروج کے زمانہ میں دنیا کی تمام طاقتور سلطنتوں پر فتح پائی تھیں۔ کسریٰ اور قیصر کی سلطنتیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سلطنت کی جزو بن گئی تھیں۔

وما علینا الّا البلاغ

روزہ کی اُخروی برکتیں

۱۔ جس شخص کے دل میں ایمان ہو اور اللہ تعالےٰ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھے۔ اس کے پہلے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔

۲۔ جو شخص رمضان کی راتوں میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے، اس کے پہلے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔

۳۔ انسان کو ہر نیکی کے بدلہ میں دس گُنا سے لے کر سات سو گُنا تک ثواب ملتا ہے۔ مگر روزہ (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود روزے کا بدلہ ہوں۔

۴۔ روزہ اور قرآن انسان کے لئے شفاعت کریں گے ــ روزہ کہے گا۔ اے میرے رب! مَیں نے اسے کھانے اور خواہشات پورے کرنے سے دن میں روک دیا تھا۔ لہٰذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا مَیں نے اسے رات کو سونے نہیں دیا تھا لہٰذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ پھر دونوں کی شفاعت قبول ہو جائے گی (اور روزہ دار عذابِ الٰہی سے بچ جاتے گا)

۵۔ رمضان المبارک میں نفلی عبادت کا اتنا ثواب ملتا ہے، جتنا غیر رمضان میں فرض کا۔

۶۔ رمضان المبارک میں فرض عبادت کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا غیر رمضان میں ستّر فرض ادا کرنے کا۔

۷۔ رمضان المبارک کی آخری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کو بخش دیا جاتا ہے۔ عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ! ــ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ آپؐ نے نے فرمایا۔ نہیں بلکہ کام کرنے والا جب کام پورا کردے تو اس کی مزدوری دی جاتی ہے۔

آخری دعا

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک مہینہ کی دنیوی اور اُخروی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ کی علالت

حضرت مدظلہ کافی دنوں سے علیل ہیں اس ہفتہ بھی نہ مجلس ذکر کرا سکے اور نہ ہی خطبۂ جمعہ دے سکے۔ جمعہ حضرت مولانا حافظ حمیداللہ صاحب نے پڑھایا۔ اس لئے زیرِ نظر شمارہ میں خطبۂ جمعہ بھی حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کا فرمودہ شامل کیا گیا ہے۔

قارئینِ خدام الدین حضرت مدظلہ کے لئے خصوصی طور پر دعا فرمائیں اللہ انہیں شفا بخشے اور تادیر سلامت رکھے۔ (ادارہ)

(خطبہ جمعہ)

گاہے گاہے باز خواں

رمضان المبارک کی برکتیں

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : امّا بعد :
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم : بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم :۔

برادرانِ اسلام! سید المرسلین رحمۃ للعٰلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان المبارک کو ایسے بہترین نو ناموں سے مشرف فرمایا ہے۔ کہ اس کے سوا گیارہ مہینوں میں سے کسی کو یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ اس کے نام ملاحظہ ہوں :۔

۱۔ شَھْرٌ عَظِیْمٌ۔ بڑی عظمت و بزرگی والا مہینہ۔

۲۔ شَھْرٌ مُبَارَکٌ۔ برکت والا مہینہ۔

۳۔ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ ایسا مہینہ ہے، جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

۴۔ شَھْرُ الصَّبْرِ۔ خواہشاتِ نفسانی سے بچا لینے والا مہینہ

۵۔ شَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ۔ آپس میں ہمدردی کرنے والا مہینہ۔

۶۔ شَھْرٌ یُزَادُ فِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ۔ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔

۷۔ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ۔ وہ مہینہ ہے جس کی آمد اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہے۔

۸۔ وَ اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ۔ اور اس کا درمیان بخشش کا زمانہ ہے۔

۹۔ وَ اٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ اور اس کے آخر میں (مومنوں کے لئے) دوزخ سے آزادی ہے۔

خوش نصیب انسان

وہ انسان خوش نصیب ہیں جو رمضان شریف کی ان رحمتوں اور برکتوں سے فائدہ اٹھاتیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جس طرح موسم کے تازہ پھل جب بازار میں آئیں، تو ایک دولت مند ان پھلوں کو خرید کرکے خوب پیٹ بھر کر کھائے، ان کے کھانے سے بدن میں طاقت اور طبیعت میں سرور اور فرحت پائے۔ اور بدنصیب ہیں وہ انسان جنہیں پیٹ بھر کر کھانے کیا بلکہ چکھنے کی بھی نوبت نہ آئے۔ اسی طرح وہ لوگ بڑے ہی بدنصیب ہیں جو اس مبارک مہینہ کی رحمتوں اور برکتوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اللّٰھم لا تجعلنا منھم۔

روزہ کی دنیاوی برکتیں

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کی تعمیل میں دنیا کی بہتری اور آخرت کی نجات کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ رمضان شریف کے روزے رکھنے میں مسلمان قوم اس قابل ہو جاتی ہے کہ زندہ قوم کہلائے۔ اس کا ہر فرد عزت کی زندگی بسر کرے۔ اور عزت کی موت مرے۔

زندہ قوم بننے کی شرائط

۱۔ دنیا میں وہ قوم زندہ رہ سکتی ہے۔ جسے اپنے جذباتِ طبع پر قابو ہو۔ جب ضرورت پیش آئے تو جان دینے سے بھی جی نہ چرائے۔ اور موقعہ نہ ہو تو بادِ مخالف کے طوفان بھی اسے اشتعال میں نہ لائیں اور اس کے وقار اور ثابت قدمی میں ذرہ بھر فرق نہ آئے۔ چنانچہ روزہ دار کو اپنے جذبات پر قابو کرانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اُسے کوئی گالی دے۔ یا قتل کرنے کے لئے بھی آئے تو اس کا مقابلہ نہ کرے، فقط اتنا کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۲۔ دنیا میں وہ قوم زندہ رہ سکتی ہے، جو منظم ہو۔ جس قوم کا شیرازہ منتشر ہو، وہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ روزہ میں مسلمان کی تنظیم ملاحظہ فرمائیے، دن میں سب روزہ دار اور رات کو شب بیدار (یہ تنظیم اس اسلام میں ہے جو مدینہ منورہ سے آیا ہے۔ ہمارے خود ساختہ پنجابی اسلام میں یہ چیز نہ پائی جائے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں)

۳۔ دنیا میں وہ قوم زندہ رہ سکتی ہے جو ایک ہی ضابطہ اور قانون کی پابند ہو۔ چنانچہ ساری دنیا کے مسلمان رمضان شریف کی راتوں میں ایک ہی ضابطہ الٰہی (قرآن مجید) کو سرو قد کھڑا ہو کر ہمہ تن متوجہ ہو کر سنتے ہیں۔

۴۔ دنیا میں وہ قوم زندہ رہ سکتی ہے جو اپنی تنظیم میں قابلیت کو مدارِ انتخاب قرار دے۔ قابلیت کے مقابلہ میں جنبہ داری، سرمایہ داری، تعلقاتِ دنیوی کا کوئی لحاظ نہ رکھے۔ چنانچہ رمضان شریف کی راتوں میں حافظ قرآن کو امام بنایا جاتا ہے۔ سادات کرام علوی حضرات، قریشی صاحبان، راجپوت برادری والے، کشمیری حضرات جو حفظ قرآن مجید کی نعمت سے مشرف نہیں ہیں سب اسی حافظ صاحب کے پیچھے کھڑے ہو کر سنتے ہیں۔

۵۔ دنیا میں وہ قوم زندہ رہنے کا حق رکھتی ہے جس میں مساوات کی روح پائی جائے۔ یہ الگ چیز ہے کہ کوئی امیر ہے اور کوئی غریب، مگر قومی پلیٹ فارم پر سب برابر سمجھے جائیں۔ چنانچہ رمضان المبارک میں نمازوں میں زیادہ رونق ہوتی ہے اور ہر نماز اور بالخصوص تراویح میں یہ سماں نظر آتا ہے۔

(باقی صـ۷ پر)

حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ سے ڈی ایس پی چیمہ نے معافی مانگ لی

مولانا نے معذرت قبول کر کے پولیس افسر کے خلاف دائر کردہ استغاثہ واپس لے لیا

پولیس اور مجسٹریٹوں کو مذہبی رہنماؤں اور نمازیوں سے نامناسب سلوک نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

میں نے استغاثہ ذاتی انتقام کی خاطر نہیں دینی حمیت کی بناء پر دائر کیا تھا۔ مولانا عبید اللہ انورؒ

لاہور ۱۷ر اکتوبر۔ مسٹر جسٹس شیخ شوکت علی جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی عدالت میں صدر جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان مولانا عبیداللہ انور نے اپنے مقدمہ کی سماعت کے دوران سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس انارکلی محمد شریف چیمہ کی جانب سے معافی قبول کرلی۔ مسٹر چیمہ نے معافی نامہ عدالت میں پیش کیا تھا۔

مولانا عبیداللہ انور نے معافی نامہ قبول کرتے ہوئے عدالت سے درخواست کی کہ انھیں مسٹر چیمہ کے خلاف استغاثہ واپس لینے کی اجازت دی جائے۔ عدالت نے مولانا کی یہ درخواست منظور کرلی اور مقدمہ واپس کر دیا۔ مسٹر چیمہ کے خلاف گزشتہ جمعۃ الوداع کے دن مولانا عبیداللہ انور کو قتل کرنے کی کوشش کے الزام میں مقدمہ زیر سماعت تھا۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر الیف کے بندیال عدالت میں بطور عدالتی گواہ پیش ہوئے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے بہ حیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس افسوسناک واقعہ کا بہت دکھ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں۔

مسٹر بندیال نے کہا کہ میرا اپنا خیال بھی یہ ہے کہ پولیس اور مجسٹریٹوں کو مذہبی رہنماؤں اور نمازیوں کے خلاف نامناسب رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ڈی ایس پی چیمہ کو بھی اپنے کئے پر افسوس ہوگا۔ میری خواہش ہے کہ مولانا ان کی معافی قبول کرلیں۔ مولانا عبیداللہ انور نے کہا کہ میں نے ڈی ایس پی چیمہ کے خلاف استغاثہ ذاتی انتقام کے لیے دائر نہیں کیا۔ مجھے اس بات سے دکھ پہنچا تھا کہ یہ حادثہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست میں وقوع پذیر ہوا اور حادثے کا شکار وہ لوگ ہوگئے جو جمعۃ الوداع کی نماز ادا کر رہے تھے۔ عملاً پولیس نے پرامن شہریوں پر حملہ کیا تھا۔ مولانا نے کہا بہرحال میں ڈی ایس پی کی جانب سے معافی قبول کرنے پر رضامند ہوں۔

ڈی ایس پی چیمہ نے کہا کہ میں نے معافی مانگنے کی غرض سے مولانا سے کئی بار رجوع کیا۔ لیکن میں اس مطلب کے لیے ذاتی طور پر ان کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھ پر خفا ہونگے انھوں نے کہا جو کچھ ہوا۔ مجھے اس پر بہت افسوس ہے۔ اور چاہتا ہوں کہ مولانا مجھے معاف کردیں۔ مولانا عبیداللہ انور نے کہا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈی ایس پی کی جانب سے جمعۃ الوداع کے حادثے پر کھلی عدالت میں اظہار افسوس کرنے پر میں عدالت سے ڈی ایس پی چیمہ کے خلاف استغاثہ واپس لینے کی اجازت چاہتا ہوں۔ مسٹر جسٹس شیخ شوکت علی نے مولانا کی درخواست منظور کرلی اور انھیں کہا کہ وہ اس سلسلے میں تحریری درخواست داخل کریں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بیان کیا کہ میں نے ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو دفعہ ۱۴۴ کے تحت ہر قسم کے مظاہروں، کتبے اٹھا کر چلنے اور نعرے لگانے کی ممانعت کردی تھی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ میں نے مسٹر منور شفیق ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور بعض دوسرے مجسٹریٹوں کو حکم دیا تھا کہ جمعیت العلماء اسلام کے مجوزہ جلوس پر حاضر رہیں۔ انھوں نے کہا کہ جمعیت کو ملک میں اسلامی قوانین رائج کرنے میں حکومت کے تامل پر جلوس نکالنا تھا۔ میں موقع پر موجود تھا۔ جلوس کی تیاری کے وقت شیرانوالہ دروازہ اور مستی دروازہ کے مابین اجتماع کو سٹی مجسٹریٹ نے غیرقانونی قرار دیا۔ اور لوگوں کو منتشر ہوجانے کے لیے کہا۔ وکیل صفائی مسٹر ایم بی زمان کی جرح کے جواب میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا۔ کہ پولیس کا لاٹھی چارج ختم ہونے کے بعد بعض لوگوں نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ سٹی مجسٹریٹ نے لوگوں کو منتشر ہونے کے لیے کچھ وقت دیا تھا۔ لیکن اب مجھے یاد نہیں ہے کہ کتنا وقت دیا تھا۔ لیکن مجھے یہ یقین ہے کہ پولیس سے سٹی مجسٹریٹ کی جانب سے دیا ہوا وقت گزر جانے کے بعد انھیں منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج کیا تھا۔

وکیل استغاثہ میاں محمود علی قصوری کی جرح کے جواب میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ سٹی مجسٹریٹ لاٹھی چارج کے وقت وہیں موجود تھے۔ اور انھوں نے اعلان کیا تھا کہ جلوس نہیں نکالنا چاہئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے تقریباً ایک سو اشخاص قنات کے باہر جلوس کی ترتیب کے لیے نکل آئے تھے اور بعض لوگ اپنے اپنے گھروں کو جارہے تھے۔ لیکن مجھے یہ یقین نہیں ہے کہ جب سٹی مجسٹریٹ نے جلوس کو غیرقانونی قرار دیا۔ اس وقت جلوس عملاً مرتب ہی نہیں ہوا تھا۔ ان ہی ایام میں اخبارات میں ایک اعلان ہوا تھا کہ جمعیت العلماء جمعۃ الوداع کو جلوس نکالے گی مجھے ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی تھی کہ جمعیۃ کوئی غیر قانونی اقدام کرے گی یہ صحیح ہے کہ جمعیت نے ایک ہفتے کے بعد اسی جگہ سے ایک اور جلوس نکالا تھا۔ دوسرے جلوس میں کئی ہزار اشخاص تھے۔ جلوس شہر سے گزر کر نیلا گنبد میں ختم ہوا تھا اور آخر تک پر امن رہا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تسلیم کیا کہ جمعۃ الوداع سے ایک دن پہلے وکلاء نے مال روڈ

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مجلسِ ذکر ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۸۹ ھ مطابق ۲۳ راکتوبر ۱۹۶۹ء

مشتبہ اور حرام مال کی مذمت

از حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم —— مرتبہ: محمد عثمان غنی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: امّا بعد:
فاعوذ باللہِ من الشیطٰن الرّجیم: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم:—

مجلسِ ذکر کے فوائد

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ”اگر دائیں ہاتھ میں ہو قرآن، بائیں ہاتھ میں ہو حدیثِ خیرالانام اور سینے میں ہو ایمان، پھر بنتا ہے انسان سچّا کھرا اور محمدی مسلمان“ —— ہماری جماعت پر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ اللہ نے ہمیں اکابر کے ساتھ وابستگی نصیب فرمائی، قرآن کی دولت سے مالا مال فرمایا اور سنّتِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دولت نصیب فرمائی۔ پھر صرف زبانی جمع خرچ ہی نہیں بلکہ عمل کی کیفیت سے اللہ نے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تادمِ زیست اس حلقۂ حق کے ساتھ وابستہ رکھے جیسے قرآن میں اللہ نے اعتصام بحبل اللہ المتین فرمایا۔ قرآنِ حکیم کی وابستگی کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور اسی پر اللہ تعالےٰ قائم دائم رکھے۔ آمین

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں جو میری طرف چل کے آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کے آتا ہوں، اس لحاظ سے ہمارا ہر قدم جنت کی طرف اٹھ رہا ہے۔

نماز پڑھنے کی تاکید

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب سے بڑا تحفہ دربارِ خداوندی سے شبِ معراج میں عطا ہوا وہ نماز ہے اکثر لوگ نماز کی نعمت سے محروم ہیں ان کو توفیق نہیں کہ اپنے گھر کے بے نماز افراد کو نماز کی طرف توجہ دلائیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اگر خاوند بیوی کو توجہ نہیں دلاتا، باپ بیٹے کو توجہ نہیں دلاتا یا بیٹا بے نماز باپ کو نماز کی طرف توجہ نہیں دلاتا تو قیامت کے دن وہ توجہ نہ دلانے والا بھی بے نماز افراد کے ساتھ سزا میں مبتلا ہوگا اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔ نیکی کرنے والا کسی کے کہنے سے نیکی کرے گا۔ تو بتانے والے کو بھی اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا۔

آتشبازی اور چراغاں اسراف ہے

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران ۱۱۰) یعنی اللہ نے آپ کو خیرِ امّت یعنی بہترین امّت کا لقب دے کر خطاب فرمایا۔ اس لئے کہ آپ برائی سے دنیا کو روکتے ہیں، نیکی اور بھلائی پھیلاتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں آتشبازی میں مسلمان بیشمار روپیہ ضائع کر رہے ہیں یہ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط (بنی اسرائیل ۲۷) کے حکم میں جا رہا ہے، کوئی دین کا کام یا کوئی نجات کی بات نہیں۔ یہی دولت اگر یتامیٰ کو دے دی جاتی تو بات بھی تھی۔ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جو چراغاں اور آتشبازی ہو رہی ہے یہ سارا مال حرام بجائے حرام ہے۔ کیونکہ ابھی جو آیت میں نے پیش کی ہے اس میں قرآن کھلا حکم لگا رہا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطٰنٌ اَخْرَسُ۔ حق کہنے کے وقت جو خاموشی اختیار کرلے وہ گونگا ہی نہیں بلکہ گونگا شیطان ہے۔ سو اس لئے ہمیں حکم ہے کہ برائی دیکھو تو ہاتھ سے مٹاؤ، اس کی توفیق نہیں زبان سے کہو۔ اس کی توفیق نہیں تو کم از کم برائی کو دل سے بُرا جانو،

حلال کمائی اور مشتبہ کمائی

آپ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہوگا مشتبہ کے متعلق کہ من بھر دودھ کے اندر پاؤ بھر پیشاب مل جائے تو سارے کا سارا پیشاب کے حکم میں چلا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ نے حلال کی کمائی ہیں، ایک مہینے کی کمائی میں دو چار روز اگر کام نہیں کیا اور آپ کا وہ روپیہ حق نہیں بنتا تھا لیکن آپ نے وصول کر لیا تو یہ ناجائز ہے اس کو تطفیف کہتے ہیں کہ لیں تو ناپ تول کے پورا لیں اور دینا ہو تو کمی بیشی کر کے دیں تو یہ سارے کا سارا مشتبہ اور حرام ہو جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کی مشتبہ سے پرہیز

امام ابو حنیفہؒ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ ایک تھان کے اندر کچھ کمی بیشی تھی۔ انہوں نے اپنے نوکروں سے کہہ رکھا تھا کہ یہ تھان جس کو دو اس میں جو نقص ہے اس کی رقم کاٹ کے اس کو واپس دے دینا اور بتا دینا کہ اس میں یہ نقص ہے۔ نوکروں سے بھول ہو گئی تو امام ابو حنیفہؒ نے سارے تھان کی قیمت ہی خیرات کر دی کہ اس میں جو حرام اور مشتبہ مال مل گیا ہے وہ نتیجۃً سارے کے سارے مال کو خراب کر دے گا۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا واقعہ

ہمیں اپنے خورد و نوش پر سب سے پہلے توجہ دینی چاہئے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے مالِ حرام کھا کے نیکی کی توفیق نہیں ہو سکتی اور اگر ہو جائے تو قبول نہیں۔ مثال دیا کرتے تھے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک دفعہ حرام کے روپے کا کھانا کھایا جب ان کو پتہ چلا تو انہوں نے منہ میں انگلی ڈال کر قے کر دی۔

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے

(باقی ص۱۵ پر)

بناتِ اسلام

صحابیاتؓ کے علمی کارنامے

سعید انصاری

اسلامی علوم، یعنی قرأت و تفسیر، حدیث فقہ، فرائض میں متعدد صحابیات کمال رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ، حفصہؓ، ام سلمہؓ اور ام ورقہؓ نے پورا قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ ہند بنت اسیدؓ ہشام بنت حارثہؓ، رائطہ بن حیان و ام سعدؓ بنت سعد بن ربیع بعض حصوں کی حافظ تھیں۔ ام سعد قرآن مجید کا درس بھی دیتی تھیں۔

تفسیر میں حضرت عائشہ کو کمال حاصل تھا۔ چنانچہ صحیح مسلم کے آخر میں ان کی تفسیر کا معتدبہ حصہ منقول ہے۔

حدیث ازواج مطہراتؓ عموماً اور حضرت عائشہؓ و حضرت سلمہؓ خصوصاً تمام صحابیات سے ممتاز تھیں۔ حضرت عائشہؓ کی روایات ۲۲۱۰ ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے ۳۷۸ حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان کے علاوہ ام عطیہؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ ام ہانی فاطمہ بنت قیس بھی کثیر الروایۃ گزری ہیں۔

فقہ میں حضرت عائشہ کے فتاویٰ اس قدر ہیں کہ متعدد ضخیم جلدیں تیار ہوسکتی ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ کے فتاویٰ سے ایک چھوٹا سا رسالہ تیار ہوسکتا ہے۔ حضرت صفیہؓ ام حلیبہؓ، جویریہؓ، میمونہؓ، فاطمہ زہراؓ، ام شریکؓ ام عطیہؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، لیلےٰ بنت قائف، خولہؓ بنت تعریبؓ، ام الدرداءؓ، عاتکہؓ بنت زید سہیلہؓ بنت سہیل، فاطمہؓ بنت قیس، زینبؓ بنت ابوسلمہ، ام ایمنؓ ام یوسفؓ کے فتاویٰ ایک مختصر رسالہ میں جمع کیے جاسکتے ہیں

فرائض میں حضرت عائشہؓ کو خاص مہارت تھی۔ بڑے بڑے صحابہ اُن سے فرائض سے متعلق مسائل پوچھا کرتے تھے۔

اسلامی علوم کے علاوہ اور علوم میں بھی صحابیات دستگاہ رکھتی تھیں۔ علم اسرار میں حضرت ام سلمہؓ کو پوری واقفیت تھی۔ خطابت میں حضرت اسماء بنت سکن کا خاص شہرہ تھا۔ تعبیر میں اسماء بنت عمیس مشہور تھیں۔

طب اور جراحی میں رفیدہ اسلمیہ ام مطاع ام کبسہ، حمنہؓ، بنت جحش، معاذہؓ لیلےٰؓ، امیمہؓ، ام زیادؓ، ربیع بنت معوذؓ ام عطیہ، ام سلیمؓ کو زیادہ مہارت تھی۔ رفیدہؓ کا خیمہ حسبی جراح خانہ بھی تھا۔ مسجد نبوی شریف کے قریب تھا۔

شاعری میں خنساء سعدیؓ، صفیہ عاتکہ امامہ مریدیہ، ہند بنت حارث زینت بنت عوامؓ اروی عاتکہؓ بنت زید، ہند بنت اثاثہ، قتیلہ عبدریہ کبشہ بنت رافع، میمونہ، میمونہ مطویہ، نعمؓ رقیہؓ زیادہ نامور ہیں۔ خنسا کا جواب آج تک عورتوں میں پیدا نہیں ہوا۔ ان کا دیوان اب چھپ گیا ہے۔ (سیر الصحابیات)

بنات النبیؐ

و مضطر گجراتی بی اے

ذکرِ بناتِ سرورِ عالمؐ زباں پہ ہے
میں ہوں زمیں پہ پھیری صدا آسماں پہ ہے
کہتی ہے ان پہ شام و سحر زندگی سلام
اللہ رے بناتِ پیمبرؐ کا احترام
دخترِ کلاں ہے سیدہ زینبؓ حضورؐ کی
موجِ دگر جنابِ رقیہؓ ہے نور کی
کلثومؓ پاک تیسری بنتِ رسولؐ ہے
تینوں کے بعد سیدہ زہرہ بتول ہے
یہ چار بیٹیاں ہیں رسالتمآبؐ کی
پابند خاص طور سے حکمِ حجاب کی
آغوشِ تربیت میں نبی کی پلی ہوئیں
خلقِ محمدی میں سراسر ڈھلی ہوئیں
ان کے سروں پہ سایہ فگن رحمتِ تمام
ماں بھی انھیں ملی تھی خدیجہ سی نیک نام
جھولے جھلائے ان کے پرِ جبرائیل نے
چھینٹے دیئے فلک سے انھیں سلسبیل نے
صبر و رضا میں فرد قناعت میں بے مثال
ان کو عطا ہوئی صفتِ بخشش و نوال
ان کی زباں میں صدق تقدس ضمیر میں
شرم و حیا تھی ان کی سرشت و خمیر میں
یہ بیٹیاں ہیں عالمِ نسواں کے وہ چراغ
جن سے فروغ یاب ہے تہذیب کا دماغ
حوروں سے بڑھ کے بصیرت قدسی لیے ہوئے
قلب و زباں کو وقفِ شریعت کیے ہوئے
روحِ حیات ان پہ سدا جھومتی رہی
ان کے قدم جبینِ فلک چومتی رہی
چاروں یہ نور صلبِ رسولِ خدا سے ہیں
منکر ہیں وہ جو زمرۂ آلِ عبا سے ہیں
باہر حدِ شمار سے ان کی فضیلتیں
ان پر درود، اُن پہ سلام اُن پہ رحمتیں

حدیث کی روشنی میں

اپنے گھر والوں کو نیکی کا حکم

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ)

اپنے گھر والوں کو نیکی کا حکم دو اور اس پر قائم رہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ۵ (تحریم)

اے ایمان والو اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

چھوٹے بچے کی نگرانی اور احتیاط

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حسن بن علیؓ نے ایک کھجور اٹھالیا اور اپنے منہ میں رکھ لیا، آپ نے فرمایا ارے ارے اس کو پھینکو کیا تم نہیں جانتے کہ صدقہ ہم نہیں کھاتے۔ (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ صدقہ ہمارے لیے جائز نہیں۔

بچہ کی تربیت اور آداب کی تعلیم

حضرت عمرؓ بن ابوسلمہؓ سے جو ام سلمہ کے صاحب زادے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھے۔ روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، پرورش میں تھا اور پیالہ میں ادھر اُدھر سے کھایا کرتا تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے کر سیدھے ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔ اس کے بعد میں اسی طرح کھانے لگا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ کہ تم سب اپنی اپنی جگہ پر ذمہ دار ہو۔ خلیفہ ذمہ دار ہے۔

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد حسین کمال ناظم مرکزی دفتر ملک پاکستان
جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا منشور

قرآنی منشور

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقصدِ تخلیق یہ بیان کیا ہے کہ :-

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

کہ جن و انس کو میں نے (اللہ نے) بندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔

یعنی انسان کا مقصد تخلیق اللہ کی بندگی کا نظام قائم کرنا ہے۔

چنانچہ اس مقصدِ تخلیق کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ حکیم میں انسان کے لیے درج ذیل جامع و مانع منشور کا ذکر فرمایا۔

وَالعصر انّ الانسان لفی خسر
الا الذین آمنو وعملو الصلحت
وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر
(القرآن الحکیم)

ترجمہ: زمانہ شہادت دے رہا ہے کہ انسان ہر اعتبار سے خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے۔ جنہوں نے نیک عمل اختیار کیے جو باہم ایک دوسرے کو حق اختیار کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور جو آپس میں ایک دوسرے کو صبر (پر قائم رہنے) کی وصیت کرتے رہتے ہیں۔

قرآنِ حکیم کا یہ چار نکاتی منشور پوری نوعِ انسانی کی نجات و فلاح کا ضامن ہے اور اس پروگرام میں انسان کے لیے قیامت تک کا سامانِ ہدایت جمع کر دیا گیا ہے۔ اسلام انسانوں میں اسی پروگرام کے مطابق انقلاب لانا چاہتا ہے۔

پاکستان کا قیام اور اسلام

اور چونکہ مملکت پاکستان کا قیام بھی اسلام کے نام پر عمل میں آیا ہے اس لیے سب سے پہلے ذمہ داری پاکستان کی ہے کہ وہ اپنی حدود میں مکمل اسلامی نظام قائم کرکے پوری دنیا میں قرآن کے بیان فرمودہ انسانی منشور کے قیام کی راہ ہموار کرے۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام اِس دینی ذمہ داری کی تکمیل کیلئے ابتدا سے ہی جدوجہد کرتی چلی آرہی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام...... تاریخی حقائق کی روشنی میں علمائے حق کے اس سلسلہ کی کڑی ہے جس کا آغاز حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی سے ہوا۔ جس نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے نشو و نما پائی۔ جس کی جہادی تنظیم کی سرپرستی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، مولانا امداداللہ مکی مہاجر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی جیسے اکابر نے فرمائی۔

جس کی انقلابی جدوجہد کا وسیع ترین نظام شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہٗ نے قائم کیا۔

جس کی علمی، تبلیغی، اصلاحی، تربیتی تحریکی و اخلاقی طاقت کو شیخ الہند کے عظیم ترین تلامذہ امام العصر حضرت مدنی رح، مفتی اعظم رح شیخ الاسلام مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم اکابر وقت نے برصغیر پاک و ہند اور عرب و ایشیا میں پھیلا دیا تھا

آزادی کا حصول اور پاکستان کا قیام

چنانچہ ان بزرگوں کی پیہم جدوجہد و قربانیوں کی بدولت ملک و ملت کو برطانوی استعمار کے جابرانہ غلبہ سے نجات ملی اور خطۂ پاکستان میں مسلمانوں کی آزاد مملکت و حکومت کی بنیاد پڑگئی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کو اسلامی مملکت بنانے کی خاطر نئے سرے سے پاکستان کے تمام علمائے حق کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی جدوجہد فرمائی۔

چنانچہ ۱۹۵۲ء میں جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے امیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے اور ناظم محترم مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی منتخب کئے گئے۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان کی پہلی اور اہم ترین دینی تحریک "تحفظ ختم نبوت" شروع ہوئی جس میں مسلمانوں نے بیش بہا جانی و مالی قربانیاں دے کر لادینی ذہنیت کو شکست فاش دی اور ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کا مستقل موقف قائم کردیا۔

۱۹۵۴ء میں دوبارہ انتخاب عمل میں آیا حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رح خلیفہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ امیر منتخب ہوئے حضرت مفتی محمد حسن صاحب بوجہ علالت و معذوری امارت کے فرائض انجام دینے سے قاصر تھے۔ آپ نے عارضی طور پر مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کو قائم مقام امیر مقرر کردیا۔"

۱۹۵۶ء میں حضرت مفتی محمد حسن صاحب نے حضرت مولانا خیر محمد صاحب خلیفہ حضرت تھانوی رح کی معرفت ایک تحریری پیغام کے ذریعہ نئے انتخابات کرنے کی ہدایت فرمائی۔

دستور سنہ ۱۹۵۶ء کا نفاذ

اس دوران غلام محمد گورنر جنرل کی قائم کردہ دستور ساز اسمبلی نے ایک دستور وضع کرکے پاس کیا اور سکندر مرزا گورنر جنرل کے حکم سے وہ ملک میں نافذ کردیا گیا۔"

اِس دستور میں اگرچہ تمہید میں تو پاکستان کو اسلامی مملکت اور قانون سازی کے لیے اسلام کو رہنمائی کے طور پر تسلیم کرلیا تھا لیکن اصل دستور میں ایسی دفعات رکھ دی گئی تھیں۔ جن کی وجہ سے ارتداد اور اسلام سے انحراف کا راستہ کھلا رہتا ہے حتیٰ کہ جس دفعہ میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی

قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔ اسی دفعہ کی تصریح میں دستور کی دوسری دفعات کو تحفظ دینے کے لیے یہ کہہ دیا گیا تھا۔ کہ اس دفعہ سے دستور کی بقیہ دفعات متاثر نہیں ہونگی اس سے نفاذِ دین میں جو مستقل رکاوٹ کھڑی کردی گئی تھی اور تحریفِ دین کا جو راستہ کھول دیا گیا تھا کہ اس کے ازالہ کے بغیر دستور کا نفاذ زبردست گمراہی کا موجب ثابت ہوسکتا تھا۔

چنانچہ اس صورتحال پر غور کرنے کے لیے حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر پاکستان کے جید علماء کا کنونشن بھی ملتان میں طلب کیا گیا۔ اور اس موقعہ پر جمعیۃ کا نیا انتخاب بھی عمل میں آگیا۔

حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ امیر اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی منتخب ہوئے۔

دستور کی مخالفِ اسلام دفعات کو تبدیل کرانے کے لیے ایک کمیٹی کا تقرر کیا گیا جس نے ۱۹۵۸ء میں دستوری ترامیم کی تجاویز پر مشتمل سفارشات مرتب کر کے شائع کیں۔

پورے ملک میں مارشل لاء کا نفاذ

اکتوبر ۱۹۵۸ء میں مارشل لاء لگادیا گیا۔ اس دوران دینی اقدار کے تحفظ کے لیے نظام العلماء کے نام سے ایک تنظیم قائم کردی گئی اور جب ایوب خان نے مارشل لاء ریگولیشن کے ذریعہ عائلی قوانین نافذ کرکے مداخلت فی الدین کا رسوا کن اقدام کیا تو نظام العلماء سے منسلک علماء نے مساجد اور جلسہ ہائے عام میں اس کے خلاف آواز بلند کی اور حکومت کی دارو گیر کا ہدف بنتے رہے۔

اس دوران شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا اور ان کی جگہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ امیر جماعت منتخب ہوئے۔

۱۹۶۲ء میں مارشل لاء ختم کیا گیا۔ سیاسی جماعتیں بحال ہونے لگیں۔ میں (حضرت مولانا مفتی محمود صاحب) نے بحیثیت قائم مقام امیر کے جمعیۃ کے احیاء کا اعلان کیا اور پھر جمعیۃ کا انتخاب نو عمل میں آیا۔ حضرت درخواستی مدظلہ امیر اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مقرر ہوئے۔

۱۹۶۲ء کے بعد مشرقی پاکستان میں بھی صوبائی جمعیۃ قائم کردی گئی اور اپنی اپنی جگہ دونوں صوبوں کی جمعیۃ نے سرگرمی کے ساتھ کام شروع کردیا۔

حتیٰ کہ مئی ۱۹۶۸ء میں دونوں صوبوں کے نمائندگان جمعیۃ لاہور میں جمع ہوئے اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی انتخاب عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل حضرات مرکزی عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر مرکزیہ:۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ۔ نائب امیر مرکزیہ: (۱) حضرت مولانا شیخ بشیر احمد صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ (مشرقی پاکستان) نائب امیر (۲)، حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ (مغربی پاکستان) ناظم عمومی مرکزیہ:۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب) ناظم مرکزی:۔ (۱) مولانا عارف ربانی صاحب میمن شاہی (مشرقی پاکستان) ناظم مرکزی (۲)، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ (مغربی پاکستان) خزانچی:۔ حافظ نصراللہ خاں خاکوانی بہاولنگر۔

لاہور کی تاریخی کانفرنس

۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تاریخی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ۵ ہزار کے قریب مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے علماء و جمعیۃ کے کارکنان نے شرکت کی۔

کانفرنس کے آخری دن کانفرنس میں شریک پانچ ہزار سے زیادہ علماء نے ایک جلوس بھی نکالا جس میں ایوب حکومت کے اسلام اور عوام کش اقدامات کے خلاف احتجاج کیا گیا اور کانفرنس کے پلیٹ فارم سے حکومت کو کھلا چیلنج دیا گیا۔

جمعیۃ کی اس کانفرنس کا انعقاد ملکی سیاست میں زبردست انقلابی موثر ثابت ہوا پورے ملک میں جلسے و جلوس منظم ہونے لگے حتیٰ کہ مختلف مراحل سے گزر کر جلد ہی ایوب کا خاتمہ ہوگیا۔

نئی مارشل لاء حکومت کا اعلان

اور نئی مارشل لاء حکومت نے جلد ہی اسلام اور عوامی مسائل پر مسلمان عوام کے مطالبات کے مطابق آئندہ پالیسی بنانے کا اعلان کردیا۔

ایوبی آمریت کے خاتمہ کے بعد نئی مارشل لاء حکومت سے توقع کی جارہی ہے کہ جلد ہی عوامی انتخاب کے ذریعہ اقتدار پاکستان کے مسلمان عوام کو منتقل کردیا جائے گا اور ملک کی سیاسی جماعتوں کو یہ موقع مل جائے گا کہ وہ اپنے نصب العین اور پروگرام کو مسلمان عوام کے سامنے پیش کرکے ملک و ملت کی سیاسی خدمات انجام دے سکیں۔

اس امید کے پیشِ نظر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اپنے اسلاف کے مشن، اور تاریخی پس منظر کے ساتھ اور ان مقاصد کے حصول کے لیے جن کی خاطر حضرت مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ، سید احمد شہیدؒ مولانا قاسم نانوتویؒ حضرت شیخ الہند اور ان کے تلامذہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے دین و ملت کی عظیم خدمات کا سلسلہ جاری رکھا اور جس کو مقصود قرار دیکر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کے لیے جدو جہد فرمائی۔ پاکستان کے مسلمان عوام کے سامنے درج ذیل منشور پیش کرتی ہے:۔

منشور

چونکہ پاکستان کے قیام کا مقصد برصغیر کے مسلمان عوام کو برطانوی دور کے غیر اسلامی اور ظالمانہ نظام و قوانین سے نجات دلاکر اسلامی نظریات، اسلامی اخوت اور اسلامی مساوات پر مبنی نظام حکومت قائم کرنا اور اسلامی معاشرہ تعمیر کرنا تھا۔

اس لیے ضروری ہے کہ پاکستان کا نظام حکومت خالص شریعتِ اسلامیہ کے احکام پر قائم کیا جائے اور اس کی زمام کار پاکستان کے مسلمان عوام کے معتمد منتخب اور اہل ترین افراد کے ہاتھ میں ہو تا کہ پاکستان دنیا میں ایک مثالی اسلامی مملکت بن سکے۔

چنانچہ اس پاک اور عظیم مقصد کے حصول کے لیے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے منتخب ارکان مجلس عمومی آج مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۸۹ھ بروز ہفتہ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۶۹ء بمقام سرگودھا جمع ہوئے اور مندرجہ ذیل منشور و پروگرام منظور کرکے پاکستان کے عوام اور مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔

(باقی آئندہ)

اسلام کے اقتصادی مسائل

تحریر: شکور طاہر، ایم۔ اے۔

(قسط نمبر)

(الہمزہ: ۹-۱)

ترجمہ: خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کی، جس نے سمیٹا مال اور گن گن کر رکھا خیال رکھتا ہے کہ اس کا مال سدا کو رہے گا اس کے ساتھ۔ کوئی نہیں وہ پھینکا جائے گا اسی روندنے والی میں ــ اور تو کیا سمجھا کون ہے وہ روندنے والی۔ ایک آگ ہے اللہ کی سلگائی ہوئی ــ وہ جھانک لیتی ہے دل کو ــ ان کو اس میں موند دیا ہے۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

تشریح: یعنی اپنی خبر نہیں لیتا، دوسروں کو حقیر سمجھ کر طعنے دیتا ہے اور ان کے واقعی یا غیر واقعی عیب چنتا رہتا ہے۔

یعنی طعنہ زنی اور عیب جوئی کا منشاء تکبر اور تکبر کا سبب مال ہے جس کو مارے حرص کے ہر طرف سے سمیٹتا اور مارے بخل کے گن گن کر رکھتا ہے کہ کوئی پیسہ کہیں خرچ نہ ہو جائے یا نکل کر بھاگ نہ جائے۔ اکثر بخیل مال داروں کو دیکھا ہو گا کہ وہ بار بار روپیہ شمار کرتے اور حساب لگاتے رہتے ہیں۔ اسی میں ان کو مزہ آتا ہے

یعنی اس کے برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ مال کبھی اس سے جدا نہ ہو گا بلکہ ہمیشہ اس کو آفات ارضی سماوی سے بچاتا رہیگا

یعنی یہ خیال محض غلط ہے۔ مال تو قبر تک بھی ساتھ نہ جائے گا۔ آگے تو کیا کام آتا۔ سب دولت یوں ہی پڑی رہ جائے گی اور اس بدبخت کو اٹھا کر دوزخ میں پھینک دیں گے ــ یعنی یاد رہے یہ آگ بندوں کی نہیں اللہ کی سلگائی ہوئی ہے اس کی کیفیت کچھ نہ پوچھو، بڑی سمجھ دار ہے دلوں کو جھانک لیتی ہے۔ جس دل میں ایمان ہو نہ جلائے، جس میں کفر ہو جلا ڈالے ــ اس کی سوزش بدن کو لگتے ہی فوراً دلوں تک نفوذ کر جائے گی بلکہ ایک طرح سے دل سے شروع ہو کر جسموں میں سرایت کرے گی اور باوجودیکہ قلوب و ارواح جسموں کی طرح جلیں گے اس پر بھی مجرم مرنے نہ پائیں گے۔ دوزخی تمنا کرے گا کہ کاش موت آ کر اس عذاب کا خاتمہ کر دے لیکن یہ آرزو پوری نہ ہو گی۔ اعاذنا اللہ منہا ومن سائر وجوہ العذاب یعنی کفار کو دوزخ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے کوئی راستہ نکلنے کا نہ رہے گا، ہمیشہ اس میں پڑے جلتے رہیں گے۔

یعنی آگ کے شعلے لمبے لمبے ستونوں کی مانند بلند ہوں گے یا یہ کہ درختوں کو لمبے ستونوں سے باندھ کر خوب جکڑ دیا جائے گا کہ جلتے وقت ذرا حرکت نہ کر سکیں کیونکہ ادھر ادھر حرکت کرنے سے بھی عذاب میں کچھ برائے نام تخفیف ہو سکتی تھی اور بعض نے کہا کہ دوزخ کے منہ کو لمبے لمبے ستون ڈال کر اوپر سے پاٹ دیا جائیگا واللہ اعلم۔

(حاشیہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)

قرآن حکیم کی ان آیات اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام میں انفرادی ملکیت کی اجازت تو ہے لیکن اس صورت میں کہ یہ ملکیت ارتکاز دولت کی باعث نہ ہو اور لوگوں کو ان کی جائز ضروریات سے محروم نہ کر دے پھر یہ کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائی بندوں کی ہر ممکن امداد کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی ضروریات سے زائد مال خیرات کر دے۔ ؎

ہر چہ داری صرف کن در راہ اُو!
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا!

(۱۰) وراثت

اسلام نے تقسیم دولت کی خاطر وراثت کا نہایت وقیع نظام پیش کیا ہے۔ تا کہ دولت چند ہاتھوں سے چند ہاتھوں میں منتقل نہ ہوتی رہے۔ قرآن پاک کی آیات اسلام کے نظام وراثت کی بنیادیں فراہم کرتی ہیں۔

(النساء - ۷)

ترجمہ: مردوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے تھوڑا ہو یا بہت ہو ــ حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

تشریح: حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے یہ رسم تھی کہ بیٹیوں کو چھوٹی ہوں یا بڑی میراث نہیں دیتے تھے اور بیٹے جو نابالغ ہوتے تھے ان کو بھی میراث نہیں ملتی تھی صرف مردوں کو جو بڑے اور دشمن سے مقابلہ کے کام کے ہوتے تھے وہ وارث سمجھے جاتے تھے جس کی وجہ سے یتیم بچوں کو میراث سے کچھ بھی نہ ملتا تھا۔ ان کے بارہ میں یہ آیت اتری جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ماں باپ اور دیگر قرابت والوں کے مال متروکہ میں سے مردوں یعنی بیٹوں کو، خواہ وہ بچے ہوں یا جوان، ان کا حصہ ملے گا اور عورتوں یعنی بیٹیوں کو بھی بالغ ہوں یا نابالغ ماں باپ وغیرہ اقارب کے ترکہ میں سے ان کا حصہ دیا جائے گا اور یہ حصے مقرر کئے ہوئے ہیں جن کا دینا ضروری ہے، خواہ مال تھوڑا ہو یا بہت۔ اس سے عہد جاہلیت کی رسم مذموم کا ابطال ہو گیا اور یتیموں وغیرہ کے حقوق کی حفاظت فرما کر ان کی حق تلفی کو روک دیا۔

فائدہ: اس آیت میں حق والوں کا حق اور اس کا تقرر اور تعین بالاجمال بتلایا گیا آئندہ رکوع میں وارثوں کے حصہ کی تفصیل آتی ہے۔

(النساء: ۱۲-۱۱)

ترجمہ: حکم کرتا ہے تم کو اللہ تمہاری اولاد کے حق میں کہ ایک مرد کا حصہ ہے برابر دو عورتوں کے۔ پھر اگر صرف عورتیں ہی ہوں دو سے زیادہ تو ان کے لئے ہے دو تہائی اس مال سے جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے۔ اور میت کے ماں باپ کو، ہر ایک کے لئے دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے اس مال سے جو کہ چھوڑ مرا۔ اگر میت کے اولاد ہے۔ اور اگر اس کے اولاد نہیں اور وارث ہیں اس کے ماں باپ تو اس کی ماں کا ہے تہائی۔ پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کا ہے چھٹا حصہ، بعد وصیت کے

جو کہ مرا یا بعد ادائے قرض کے۔ تمہارے باپ اور بیٹے، تم کو معلوم نہیں کون نفع پہنچائے تم کو زیادہ، حصہ مقرر کیا ہوا اللہ کا ہے، بے شک اللہ خبردار ہے حکمت والا۔

اور تمہارا ہے آدھا مال جو کہ چھوڑ مریں تمہاری عورتیں اگر نہ ہو ان کے اولاد اور اگر ان کے اولاد ہے تو تمہارے واسطے چوتھائی ہے اس میں سے جو چھوڑ گئیں بعد وصیت کے جو کر گئیں یا بعد قرض کے۔

اور عورتوں کے لئے چوتھائی مال ہے اس میں سے جو چھوڑ مرو تم اگر نہ ہو تمہارے اولاد اور اگر تمہارے اولاد ہے تو ان کے لئے آٹھواں حصہ ہے اس میں سے کہ جو کچھ تم نے چھوڑا بعد وصیت کے جو تم چھوڑ کر مرو یا قرض کے۔

اور اگر وہ مرد کہ جس کی میراث ہے باپ بیٹا کچھ نہیں رکھتا یا عورت ہو ایسی ہی اور اسی میت کے ایک بھائی ہے یا بہن ہے تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے۔ اور اگر زیادہ ہوں اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو۔ یہ حکم ہے اللہ کا اور اللہ ہے سب کچھ جاننے والا تحمل کرنے والا۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

تشریح: اوپر اقارب میت کے وارث ہونے کا ذکر ہوا تھا اور ان کے حصوں کا تقرر اور تحقق کی طرف اجمالی اشارہ فرما دیا تھا اب اقارب اور ان کے حصوں کی تفصیل بتلائی جاتی ہے اور اس سے پہلے یتیموں کے حق میں تشدد اور تاکیدات کا ذکر چلا آ رہا ہے جس سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ اقارب میت میں اگر کوئی یتیم ہو تو اس کا حصہ دینے میں بہت ہی احتیاط اور اہتمام چاہئے — اہل عرب کی قدیم رسم کے مطابق ان کو میراث سے محروم کر دینا سخت ظلم اور بڑا گناہ ہے۔ اب اقارب میں سب سے پہلے اولاد کے حصہ کو بیان فرمایا کہ اگر کسی میت کی اولاد بیٹا بیٹی دونوں ہوں تو ان کی میراث دینے کا یہ قاعدہ ہے کہ ایک بیٹا دو بیٹیوں کے برابر حصہ پائے گا۔ مثلاً اگر ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوں تو نصف مال بیٹے کا اور نصف دونوں بیٹیوں کا ہوگا۔ اور اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوگی تو دو ثلث بیٹے کا اور ایک ثلث بیٹی کا ہوگا۔

(یعنی) اور اگر کسی میت نے اولاد میں صرف عورتیں یعنی بیٹیاں ہی چھوڑیں بیٹا نہیں چھوڑا تو وہ اگر دو سے زیادہ ہوں تب بھی ان کو دو تہائی ملے گا اور اگر صرف ایک ہی بیٹی چھوڑی تو اس کو میت کے ترکہ کا نصف ملے گا۔ جاننا چاہئے کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے ذیل میں معلوم ہو چکا ہے کہ ایک بیٹی کو ایک بیٹے کے ساتھ ثلث ملے گا تو اس سے معلوم ہو گیا کہ ایک بیٹی کو دوسری بیٹی کے ساتھ بطریق اولیٰ ایک ثلث ملے گا کیونکہ بیٹے کا حصہ بیٹی سے زائد ہے تو جب بیٹے کی وجہ سے اس کا حصہ ایک ثلث سے کم نہیں ہوا تو دوسری بیٹی کی وجہ سے کیسے گھٹ سکتا ہے۔ سو دو بیٹیوں کا حکم چونکہ پہلی آیت سے معلوم ہو چکا تھا اس لئے اس آیت میں دو بیٹیوں سے زائد کا حکم بتلا دیا تاکہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ دو بیٹیوں کا حق جب ایک بیٹی سے زائد ہے تو شاید تین یا چار بیٹوں کا حق دو بیٹیوں سے زائد ہوگا۔ سو یہ بات ہرگز نہیں بلکہ بیٹیاں جب ایک سے زائد ہوں گی دو ہوں گی یا دس ان کو دو ثلث ملے گا۔

فائدہ: اولاد کے وارث ہونے کی دو صورتیں آیت میں مذکور ہوئیں — اوّل یہ کہ لڑکا اور لڑکی دونوں طرح کی اولاد ہو دوسری یہ کہ صرف دختری اولاد ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک لڑکی ہو یا اس سے زائد تو اب صرف ایک صورت باقی رہ گئی وہ یہ کہ صرف پسری اولاد ہو سو اس کا حکم یہ ہے کہ تمام میراث اس کو مل جائے گی خواہ ایک بیٹا ہو یا زائد۔

اب ماں باپ کی میراث کی تین صورتیں بیان فرماتے ہیں۔ صورتِ اوّل کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر میت کی اولاد ہو بیٹا یا بیٹی تو میت کے ماں باپ کو ترکۂ میت میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر میت کی اولاد کچھ نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو اس کی ماں کو ایک ثلث ملے گا یعنی باقی دو ثلث اس کے باپ کو ملیں گے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں خواہ حقیقی ہوں یا صرف باپ یا صرف ماں میں شریک ہوں اور اولاد کچھ بھی نہیں تو اب اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا یعنی باقی سب اس کے باپ کو ملے گا، بھائی بہن کو کچھ نہ ملے گا اور اگر صرف ایک بھائی یا ایک بہن ہوگی تو ماں کو ثلث اور باپ کو دو ثلث ملیں گے جیسا کہ دوسری صورت مذکورہ بالا میں تھا۔

(یعنی) جس قدر وارثوں کے حصے گذر چکے یہ سب میت کی وصیت اور اس کے قرض کو جدا کر لینے کے بعد وارثوں کو دئے جائیں گے اور وارثوں کا مال وہی ہوگا جو مقدارِ وصیت و قرض نکال لینے کے بعد باقی رہے گا اور نصف اور ثلث وغیرہ اسی کا مراد ہے نہ کہ تمام مال کا۔

فائدہ: میت کا مال اوّل اس کے کفن اور دفن کو لگایا جائے، جو اس سے بچے وہ اس کے قرض میں دیا جائے، پھر جو باقی رہے اس کو میت کی وصیت میں ایک تہائی تک صرف کیا جائے اس کے بعد جو رہے وارثوں پر تقسیم کیا جائے۔

اس آیت میں دو میراث بیان فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی، اب فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ بات تم کو معلوم نہیں کہ کس سے تم کو نفع پہنچے گا اور کتنا نفع پہنچے گا — اس لئے تم کو اس میں دخل نہ دینا چاہئے، جو کچھ کسی کا حصہ حق تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے اس کی پابندی کرو کہ اس کو تمام چیزوں کی خبر ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔ (باقی آئندہ)

جس مسلمان نے کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے

درسِ قرآن

از حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب واہ کینٹ —— مرتبہ: محمد عثمان غنی

سورۂ رعد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ،
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ —
الٓمّٓرٰ قف تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ط
وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ
الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝
اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ
تَرَوْنَھَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ
یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط یُدَبِّرُ الْاَمْرَ
یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ
تُوْقِنُوْنَ ۝ وَھُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ
وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْھٰرًا ط وَمِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْھَا زَوْجَیْنِ
اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ ط اِنَّ
فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝
صدق اللّٰہ العظیم ۝

میرے محترم بھائیو، بزرگو اور بہنو! اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا احسان اور فضلِ عمیم ہے کہ اس نے آج پھر ہمیں اپنی زندگی میں قرآن کریم سننے کے لئے اور سنانے کے لئے جمع کر دیا، اللہ ہمیں قرآن پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

آج جو آیات تلاوت کی گئی ہیں یہ ہیں سورتِ رعد کی آیتیں۔ سورتِ رعد مکیہ ہے، ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

سورتِ یوسف کے آخر میں رب العٰلمین نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا۔ کہ آپ دنیا والوں کو اعلان کر دیں قُلْ ھٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ قف عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ (یوسف ۱۰۸) اے دنیا والو! اس بات کو سن لو ھٰذِهٖ سَبِیْلِیْ میرا راستہ، میرا طرزِ عمل، میرا موضوع، میری غرض کیا ہے؟ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ قف میں تم سب کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور بلاتا تب ہوں کہ مجھ کو اللہ کی بات پر یقین ہے اور یہ یقین میرا صرف میرے لئے ہی نہیں ہے بلکہ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ط میں پوری بصیرت پر ہوں، میں پوری روشنی پر ہوں، میں پوری حقیقت پر ہوں۔ میں اور وہ لوگ جو میرے پیروکار ہیں۔

ان آیات میں جو سورتِ یوسف کے آخر میں ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کروایا رب العالمین نے کہ آپ فرما دیجئے کہ میں اللہ تعالےٰ کو ویسے ہی نہیں مانتا، سُنی سنائی بات نہیں ہے بلکہ عَلٰی بَصِیْرَةٍ میں پورے یقین پر ہوں، پوری روشنی پر ہوں۔ اللہ تعالےٰ پر میرا ایمان، حق الیقین، عین الیقین کے مقام تک پہنچا ہوا ہے نہ صرف میرا۔ بلکہ وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ط اُن لوگوں کا بھی جو میرے پیروکار ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ توحید دی، اللہ تعالےٰ کے واحد لاشریک ہونے کا جو اعلان فرمایا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بصیرت کو بیان فرمایا۔ اور سورتِ رعد میں اللہ تعالےٰ نے آفاقی دلائل بیان فرمائے۔ (میں دونوں سورتوں کے درمیان ربط اور مناسبت عرض کر رہا ہوں)

سورتِ یوسف کے آخر میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے یہ اعلان کروایا کہ تم میری بات مانو کیونکہ میں بصیرت پر ہوں۔ جب تم سے میں کہہ دوں کہ میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک ہیں، تمہیں چاہئے، کہ تم میری بات کو مان لو، اس کے لئے تم کسی اور دلیل کی طرف نہ جھانکو، سب سے بڑا ایمان تو یہ ہے کہ تم مجھے مانو۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کبھی قسم کھایا کرتی تھیں تو آپؓ فرمایا کرتی تھیں۔ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ۔ مجھے قسم ہے محمد کے رب کی (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی اللہ تعالےٰ کو بھی پہچانا تو کس کے واسطے سے پہچانا۔ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے سے پہچانا۔ حضورِ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ واحد لاشریک ہے۔ اور یہی میرے بزرگو! ایمان کامل ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات پر یقین رکھ کر اُس کے سوا کسی اور دلیل کی طرف نہ جھانکا جائے نہ دیکھا جائے، یہ ہے ایمان بالغیب، یہ ہے ایمان کامل اور اسی کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس آیت میں بیان فرمایا۔ (مِن جانب اللہ) عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ط میں روشنی پر ہوں، میں بصیرت پر ہوں، اور وہ لوگ بھی جو میرے پیروکار ہیں کیونکہ ان کا ایمان میری بات کے ساتھ ہے۔ وہ مجھ سے جو سُنتے ہیں اس کو پورا سمجھتے ہیں، اُس کو حقیقت سمجھتے ہیں، وہ میری بات سن لینے کے بعد کسی دوسری چیز کی طرف توجہ نہیں کرتے، اس کو ہم ایمانِ تقلیدی کہہ سکتے ہیں —— رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سن کر اللہ پر ایمان لے آنا۔

سورتِ رعد میں رب العالمین نے ایمان کے لئے دلائل بیان فرمائے کہ اگر تم نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو نہیں سمجھتے یا تم ان کی طرف اپنا رُخ کرنا نہیں چاہتے تو تم کائنات کو دیکھ لو، زمین کو دیکھ لو، آسمان کو دیکھ لو۔ اس سورت کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے زمین کے دلائل بیان فرمائے، آسمانی دلائل بیان فرمائے کائنات کے دلائل اور آفاقی دلائل بیان فرمائے کہ میں واحد لاشریک ہوں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بصیرت ویسے ہی نہیں ہے وہ بالدلیل ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ فرماتے ہیں اس کے لئے دلیل موجود ہے۔

یہاں ایک شبہے کا میں ازالہ کر دوں، یہ جو ہم کہتے رہتے ہیں کہ اللہ کی بات مانو، اللہ کے نبی کی بات مانو اور اسلام یہی کہتا ہے کہ اللہ کی بات مانو، اللہ کے نبی کی بات مانو (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالےٰ کوئی ایسی بات فرماتے ہیں میرے بھائیو! جو ہماری عقل کے خلاف ہو یا اللہ کے

دورۂ تفسیر

(۱۵ر شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ کو شروع ہو گیا ہے)

قطب الاقطاب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع میں اس سال بھی علمائے کرام کا دورۂ تفسیر "انجمن خدام الدین" کے زیر اہتمام ۱۵ر شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ کو شروع ہو گیا ہے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ حضرت شیخ التفسیرؒ کے طریق پر ربط آیات کے ساتھ قرآن کریم کی تفسیر پڑھائیں گے۔ قلم، دوات اور کاغذ کا انتظام انجمن خدام الدین کی طرف سے ہوگا۔ کامیاب حضرات کو سید العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، مفکرِ اسلام قائدِ انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، محدثِ اعظم علامۂ زماں سید الاتقیاء حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، قطب زماں مفسرِ کبیر ولیِ بے نظیر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی کے دستخط شدہ اسناد دی جائیں گی۔ حسبِ دستور فرقِ باطلہ کی تردید بھی پڑھائی جائے گی۔

نوٹ: شریک ہونے والے علماء کرام موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

نبی کوئی ایسی بات فرماتے ہیں جو عقل کے خلاف ہو۔ نہیں، اسلام تو عقلِ سلیم کے بالکل مطابق ہے، عقلِ سلیم تو اسلام کی ہر ہر بات کو مانتا ہے۔ اور میں عرض کر دوں قرآنِ کریم کا یہ دعوٰے ہے وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝ (ص ۸۸) جتنا زمانہ گذرتا چلا جائے گا۔ تم قرآن کی صداقتوں کو سمجھتے چلے جاؤ گے۔ قرآنِ مجید کی صداقتوں کو خود زمانہ تسلیم کرے گا، خواہ وہ زمانہ ایمان محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر لائے یا نہ لائے، لیکن زمانہ اس کو تسلیم کرے گا کہ جو کچھ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، بالکل صحیح ہے۔

میں ایک موٹی سی مثال دوں جو آج کل ہمارے ہاں عمومی طور پر چل رہی ہے۔ دیکھئے ہم الفاظ کو منضبط کرتے ہیں، ہم الفاظ کو محفوظ کر لیتے ہیں، ہم صوت کو ریکارڈ میں لے آتے ہیں، سب سے پہلے اس بات کی طرف کس نے اشارہ کیا؟ کس طرح واضح طور پر فرمایا، قرآن کو اٹھا کر دیکھئے۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ (ق ۱۸) اور فرمایا۔ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (الانفطار ۹ تا ۱۲) تمہارے کلمات، تمہارے اعمال سب محفوظ ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چودہ سو سال پہلے فرمایا۔ اس کے لئے ان لوگوں نے جو قرآنی صداقتوں کے منکر تھے اور قرآن کو اپنے ناقص عقلوں کے ساتھ ناپنا چاہتے تھے۔ مختلف تاویلیں کیں۔ لیکن آج وہ دنیا میں دیکھئے، آج دیکھ لیجئے کیوں بات ٹھیک ہے یا نہیں؟ وہ نبیٔ امی تے جو چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا (صلی اللہ علیہ وسلم نے) کہ الفاظ محفوظ ہیں، تمہارے اعمال محفوظ ہیں، قیامت کے دن تمہارے الفاظ بولیں گے، تمہارے اعمال بولیں گے، تمہارے اعمال کی شکلیں ہوں گی اور تمہارے بدن کے ذرے ذرے اکٹھے کر کے اس پر شہادت قائم کر دی جائیگی۔

اگلے دن میں اخبار میں پڑھ رہا تھا روس کے ایک سائنس دان نے رودکی کی، جو بہت بڑا شاعر گذرا ہے، جس کا ذکر علامہ حالی نے "مقدمۂ شعر و شاعری" میں کیا ہے۔ رودکی نے اشعار بھی نقل کئے ہیں شاہِ بخارا کے متعلق، رودکی کی قبر کو اکھیڑا گیا اور اس کا جو ڈھانچہ تھا، گلا ہوا، ہڈیاں جو تھیں وہ ایک چورا چورا تھا، اس کو جمع کیا اور بالکل بعینہٖ اس سائنسدان نے رودکی کی شکل بنا کر پیش کر دی۔ اور اس نے یہ بھی دعوٰے کیا ہے کہ میں ہر قبر کو جہاں بھی ڈھانچہ پڑا ہو، ہڈیاں ہوں، چورا ہو، ریت ہو، ذرات ہوں، راکھ ہو، میں اس کو جمع کر کے اس کی اصلی شکل میں تبدیل کر سکتا ہوں اور میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ اس کی عمر کتنی تھی اور یہ کب مرا؟ پورا صفحہ نقل تھا بلکہ پورا مقالہ تھا۔

تو بھائی اگر روس کا ایک سائنسدان اس پر قادر ہے تو کیا رب العالمین قادر نہیں ہے؟ اس لئے قرآن نے فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ (قیامہ ۱ تا ۴) ہم تو اس پر بھی قادر ہیں کہ تیرے بندوں کو، تیرے جوڑوں کو بھی جمع کر دیں۔

تو عرض میں یہ کر رہا تھا کہ سورتِ رعد میں اس چیز کو بیان کیا گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بات کہتے ہیں وہ عقلِ سلیم کے بالکل مطابق ہے، یہ نہیں ہے کہ اسلام کورانہ تقلید کا حکم دیتا ہے۔ لیکن عقل کس کا؟ میرا یا آپ کا؟ نہیں۔ عقل معتبر ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، عقل معتبر ہے صحابہ کرامؓ کا، عقل معتبر ہے نورِ معرفت والے لوگوں کا، ان کے عقلوں کے ساتھ اللہ کی بات کو دیکھئے تو پھر بالکل صحیح بات ثابت ہو جاتی ہے۔

تو سورتِ رعد میں اللہ تعالیٰ نے زمین کے دلائل بیان فرمائے، اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کے دلائل بیان فرمائے جن کو ہم آفاقی دلائل کہہ سکتے ہیں کہ اگر تم ان چیزوں میں غور و فکر کرو، اس کائنات کے حصے کو دیکھو، تو تم سمجھ سکو گے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے، ان کا خالق موجود ہے، اور اسی خالق کی طرف دعوت دیتے ہیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سورتِ رعد کا یہ موضوع ہے۔ سورتِ رعد میں اسی مضمون کو بیان فرمایا۔ (باقی آئندہ)

مراسلات

فلموں کے لئے قرآنی آیات ؟

مکرمی ایڈیٹر صاحب ! میں جب روزانہ اخبار پڑھتی ہوں تو فلمی صفحات پر بھی نگاہ پڑتی ہے اور یہ پڑھ کر انتہائی صدمہ پہنچتا ہے کہ بعض لوگ اپنی فلموں کی پبلسٹی کے لئے قرآن پاک کی آیات، بزرگوں کے نام اور اسی طرح کے دیگر مقدس الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک فلم "پتھر تے لیک" کے عنوان پر لکھا ہے "وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ"۔ اور دوسری فلم کا عنوان ہے "جند جان"۔ اس کے اوپر لکھا ہے۔ "اللہ اور پنجتن پاک کی کرم نوازی ہے"۔ "کسی پر تحریر ہوتا ہے"۔ "خدا کے فضل و کرم سے"۔ کسی پر "انشاءاللہ"

اسی طرح کے اور بہت سے مقدس الفاظ فلموں کی پبلسٹی کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شراب خانے کے دروازے پر "بسم اللہ" لکھ لے۔ آخر خداوند قدوس کی مقدس کتاب کا کچھ تو احترام کرنا چاہیئے۔

علماء اسلام تو پہلے ہی فلموں کی تیاری پر اعتراض کرتے آرہے ہیں کہ اس میں مسلمان لڑکیاں، عورتیں نیم عریاں حالت میں مردوں کے سامنے آکر ناچ رہی ہیں جو طریق کار اسلام کے پاکیزہ اصولوں کے سراسر خلاف ہیں لیکن مزید برآں قرآنی آیات، خدا کی مقدس تعلیمات، بزرگوں کی ذات گرامی اور دوسری پاکیزہ اصطلاحات کا فلموں کی تشہیر کے لئے استعمال اسلام کی سخت توہین ہے۔ اور قرآنی آیات کی غلط کتابت یہ الگ گناہ ہے۔

میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور علماء کرام سے خصوصاً خدا کے نام پر اپیل کرتی ہوں کہ وہ قرآنی آیاتِ کریمہ کی عزت و ناموس کے لئے فلم والوں کو منع کریں کہ وہ ایسی حرکتوں سے باز آ جائیں۔

علماء کرام اپنے جمعہ کے خطبات میں اس مسئلہ کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں۔ والسلام

مسز ایس۔ قریشی
مین بازار گڑھی شاہو، لاہور

اسلام میں تحریف کی ہر کوشش کا پوری طاقت سے مقابلہ کیا جائے گا۔

طلباء صرف علماء حق کی رہنمائی قبول کریں گے

جمعیت طلبائے اسلام کا اعلان

جمعیت طلباء اسلام پاکستان نے تجویز پیش کی ہے کہ نئی تعلیمی پالیسی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لئے ملک کے دونوں حصوں کے ممتاز علماء اور ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے اور اس کی سفارشات کے مطابق پالیسی کو نئی وضع دے کر نافذ کر دیا جائے۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے دو روزہ صوبائی کونشن کے دوران ایک قرارداد کے ذریعے مذکورہ تجویز منظور کی گئی جسے آج جمعیۃ کے کنوینر جناب محمد اسلوب قریشی نے ایک پریس کانفرنس میں بیان کیا۔ دیگر قراردادوں میں عرب سرزمین پر یہود کی چیرہ دستیوں اور مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کے واقعہ پر سخت احتجاج کیا گیا اور تمام مسلمانوں سے متحد ہوکر سامراج اور اس کے پروردہ اسرائیل کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کی اپیل کی گئی۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ بھارتی مسلمانوں پر فرقہ پرست ہندوؤں کے آئے دن کے مظالم بند کرانے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں اور اس غرض سے عالمی رائے عامہ کو متحرک کیا جائے۔

جمعیۃ کے کنوینر نے بتایا کہ کونشن میں صوبے کے مختلف حصوں سے ایک سو مندوبین شریک ہوئے۔ اب مشرقی پاکستان میں تنظیم سازی پر توجہ دی جا رہی ہے۔ کونشن میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور آئین کی منظوری دی گئی۔ جس کے مطابق یہ تنظیم ملک کے دینی مدارس اور مروجہ تعلیمی اداروں کے طلبہ کو متحد کرکے ملک میں صحیح اسلامی تعلیمی نظام رائج کرانے کی جدوجہد کرے گی۔ جناب اسلوب نے واضح کیا کہ ان کی جمعیۃ صرف علماء حق کی راہنمائی اور ہدایت قبول کرے گی اور ان عناصر کے ہتھکنڈوں کے خطرات سے نوجوانوں کو خبردار کرے گی جو نظریۂ پاکستان کا نام لے کر اسلام کا تحریف کردہ ایڈیشن رائج کرنے میں کوشاں ہیں۔

بقیہ : مجلس ذکر

فرمایا کہ قیامت کے دن بازپرس ہوگی۔ ایک تو غلط کار لوگ ہیں، دوسرے وہ ہیں جو ان کو روکنے والے ہیں اور تیسرے وہ ہیں مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ط (النساء ۱۴۳) نہ روکنے والوں میں اور نہ گنہگاروں میں۔ صرف وہ لوگ بچیں گے جو مبلغ تھے، جو حق پر قائم تھے، جو گمراہ تھے وہ تو جہنم میں جائیں گے۔ لیکن جو خاموش ہیں، حق کو دیکھ کر کے بھی اور گمراہی کو دیکھ کرکے بھی ان کے منہ سے حق کی حمایت میں ایک لفظ نہیں نکلتا۔ وہ گویا گونگے شیطان ہیں۔ یعنی صرف معلم، مبلغ، حق گو، حق پر عمل کرنے والے بچیں گے، جو راہِ راست پر ہیں اور دوسروں کو راہِ راست کی تبلیغ کرتے ہیں۔ قرآن میں بار بار اللہ تعالیٰ نے اس کی تشریح فرما دی ہے۔

دعا اللہ تعالیٰ ہمیں فرائض و واجبات کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائیں۔ ہمیں اعمال صالحہ سے سرفراز فرمائیں تاکہ توشۂ آخرت بنیں اور قبر جنت کا باغ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گمکردہ راہ بھائیوں کو ہدایت دیں، توبۃ اللہ کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

بقیہ : شذرہ

بنیادی حقوق کا سب سے بڑا دعویدار بنکر انسانی لاشوں پر دندناتا پھر رہا ہے۔

یہ تو معاشی عدم توازن کی ایک مثال تھی۔ اخلاق اور انسانی اقدار کی پامالی جس بے دردی سے ہورہی ہے۔ اس کی کچھ جھلک وہاں کے جنسی اور اخلاقی جرائم کے بڑھتے ہوئے اعداد و شمار سے دیکھی جاسکتی ہے۔ یورپ خلاؤں میں جتنا بڑھتا جارہا ہے۔ اتنا ہی اخلاق اور انسانیت کے لحاظ سے قعر ذلت میں گرتا جارہا ہے۔ کسے کون سمجھائے کہ انسانی کرامت و شرافت کا معیار تسخیرِ ماہتاب نہیں بلکہ تسخیرِ نفس ہے۔

بقیہ : ڈی۔ایس۔پی چیمہ کی معافی

جلوس نکالا تھا۔ پولیس نے اس جلوس کو وہاں سنگھ مینشن کے سامنے روک لیا لیکن پھر انھیں ریگل چوک تک جانے اور ہائی کورٹ کی بلڈنگ تک واپس آنے کی اجازت دے دی۔ انھوں نے کہا کہ لاہور کے وکلاء نے دو اور بھی جلوس نکالے۔ ایک ہائی کورٹ سے دوسرا ضلع کچہری سے نکلا تھا۔ اور یہ دونوں جلوس بادشاہی مسجد کے قریب منتشر ہوگئے تھے۔ ان ہی ایام میں صحافیوں نے بھی ایک جلوس نکالا تھا۔ کیونکہ ان دنوں تمام پلیٹوں کے آدمی جلوس نکال رہے تھے۔ جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا انتظامیہ نے پولیس کو ہدایت کی تھی کہ وہ سفید کپڑوں میں جلوس میں شامل ہو تو انھوں نے کہا کہ یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا۔ جب اُن سے پوچھا گیا۔ کہ جمعیت العلماء کے نعروں میں سے جو کتبوں پر لکھے گئے کونسا نعرہ اشتعال انگیز تھا۔ تو انھوں نے کہا کہ کوئی نعرہ اشتعال انگیز نہیں تھا۔ لیکن اس وقت مجھے تو امن اور ضبط برقرار رکھنا تھا یہ تشخیص نہ کرنی تھی کہ کونسا نعرہ اشتعال انگیز ہے۔ ان سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا آپ نے یا کسی دوسرے مجسٹریٹ نے علماء کی داڑھی نوچنے یا انھیں ٹھوکریں مارنے کا اختیار دیا تھا۔ انھوں نے جواب میں کہا کہ مجھے ایسا حکم دینے کا کوئی اختیار نہ تھا۔ اس مرحلے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جمعۃ الوداع کے حادثہ پر اظہار افسوس کیا۔ اور بعد ازاں مسٹر شریف چیمہ نے کھلی عدالت میں مولانا عبیداللہؒ انور سے معافی مانگی۔ استغاثے کی جانب سے میاں محمود علی قصوری اور مسٹر ایم سلیم پیروی کر رہے تھے۔ اور صفائی کی طرف سے مسٹر ایم بی زمان اور مسٹر محمد شریف ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔

(پ پ ا)
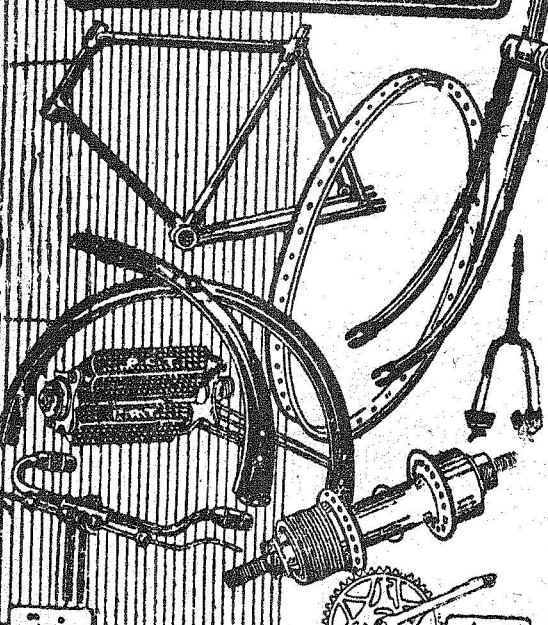
جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا مرکزی دفتر ۵۰ میکلوڈ روڈ لاہور میں قائم کیا گیا ہے

شیطان کے ہتھکنڈے

حافظ محمد سلیمان، کیمبلپور

ابلیس عرصۂ دراز اور مدّت مدید تک خاصانِ خدا و مقربانِ الٰہی میں رہا۔ لیکن رب تعالیٰ کی جب نیابت کا وقت آیا تو ایک نئی مخلوق حضرتِ انسان اس منصبِ جلیلہ پر فائز المرام ہوئی۔ شیطان یہ دیکھ کر تلملا اٹھا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ کے نائب اور اللہ تعالےٰ کے خلیفہ کے سامنے سب کو جھکنا پڑتا تھا۔ ملائکۃ اللہ تو سراسر اطاعت تھے ہی لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون انہیں اللہ کریم کی کسی بات سے انکار کیونکر ہو سکتا تھا۔ چنانچہ جب اللہ تعالےٰ نے سب کو حضرت آدمؑ کے سامنے جھکا کر آدمؑ کی برتری ثابت کرنا چاہی، تو حکم ہوا۔ اسجدو لاٰدم سب آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ۔ فسجد والملئکۃ کلھم اجمعون۔ سب فرشتوں نے حضرت آدمؑ کی سیادت کو تسلیم کیا۔ لیکن شیطان کے رعونت آڑے آئی، خاکی کی برتری کو تسلیم کرنے سے اس نے انکار کر دیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ خدائے جبّار کے مقابلے میں آگیا۔ چنانچہ ذلیل و رسوا ہوا، تمامتر سرداری چھن گئی، خدا کا معتوب ٹھہرا اور راندۂ درگاہ ہوا۔

یہ سب کچھ اس کے تکبّر کی بناء پر ہوا۔ لیکن وہ یہ سمجھ بیٹھا کہ اگر اسے ذلیل کیا ہے تو صرف آدمؑ نے۔ چنانچہ پھر کیا تھا — بس کھلم کھلا آدمؑ کی عداوت کا اعلان کر دیا اور عدوّمبین بن کر میدان میں نکل آیا اب دیکھئے کون اس کے وار سے بچ کر نکل جاتا ہے لاٰتینّھم من بین ایدیھم و من خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم، وہ ہر سمت سے حملہ کر جاتا ہے، انہ یرٰکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم۔ اس کے شیطانی گروہ اولادِ آدمؑ کو گمراہ کرنے کے لئے ایسی جگہوں اور مورچوں میں بیٹھے ہوتے ہیں جہاں ہماری نگاہ کام نہیں کر سکتی۔ اور اس کے پاس اتنے حربے ہیں کہ ان سے بچ بچا کر نکل جانا بہت مشکل ہے۔ پہلا حربہ تو وہ یہ استعمال کرتا ہے کہ بنی آدمؑ کو خدا اور رسول اور دین و مذہب سے برگشتہ ہی رکھے۔ چنانچہ اکثریت کو اس نے اپنے تابع بنا لیا۔ ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المومنین۔ البتہ چند نفوس قدسیہ مومنین قانتین اس کے دام فریب سے بچ جاتے ہیں و قلیل ماھم ایسے بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن خدا کے ہاں ان میں سے ایک ایک کا درجہ شیطان کے ہزارہا متبعین سے زیادہ ہوتا ہے۔ اللھم جعلنا منھم

شیطان کا دوسرا داؤ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ دین سے کسی رنگ میں بھی متعلق ہیں۔ ان کو کسی ایسی تدبیر سے بھٹکایا جائے کہ وہ سمجھ بھی نہ سکیں۔ چنانچہ ان دینداروں کو وہ دین کے رنگ میں گمراہ کرتا ہے۔ اس طرح پر کہ حق کے ساتھ باطل کو ملا کر پیش کرتا ہے تاکہ وہ دین سمجھ کے قبول کر لیں — اسی لئے تو اللہ نے اہل کتاب کو تلبیس حق بالباطل سے منع کیا، خدا کی نافرمانی گناہ اور فسق کو نیکی کا پہناوا پہنا کر پیش کرنا شیطان کا یہ بڑا کارگر حربہ ہے۔ افمن زین لہ سوء عملہ فراٰہ حسنا۔ قرآن کریم کی یہ آیت مسلمانوں کی موجودہ حالت کی آئینہ دار ہے جو بالکل امم سابقہ کے قدم بہ قدم چلے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اگر دین میں تحریف کر کے چند رسموں کو اس کی جگہ دے دی تو انہوں نے کون سی کسر اٹھا رکھی ہے تحریف پہ اگر قادر نہیں ہو سکے تو اپنی طرف سے چند رسوم تو گھڑ لی ہیں جن کا اتنے زور شور سے چرچا ہے۔ گویا۔ اسلام اسی کا نام ہے آئندہ چل کر جو لغات مرتب ہوں گی وہ اسلام کی تعبیر بس انہی الفاظ میں کریں گی۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا تھا۔ ایسا وقت آئے گا کہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القراٰن الا اسمہ۔ چنانچہ یہ روح فرسا منظر آج آنکھوں کے سامنے ہے، نمازیں ضائع ہو رہی ہیں، پرواہ نہیں، روزے کھائے جا رہے ہیں، حیا نہیں، لاکھوں میں کھیل رہے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کر دیں توفیق نہیں، سینما آباد، مسجد برباد، بہو بیٹی کی آبرو سر عام لُٹ رہی ہے، کسی کو پاس نہیں شیطان نے یہ سب کچھ بھلا دیا۔ اور نیا سبق دین کے رنگ میں یہ دیا کہ فلاں کامیابی کا دن آ رہا ہے۔ بس اس کا ڈنکا بجانا تھا کہ مہینہ پہلے تیاریاں شروع ہو گئیں۔ پروگرام طے ہو گئے، قمقمے گیٹ، جھنڈیاں، نامعلوم کیا کچھ ہو گیا بازار بند، کاروباری زندگی معطل ہزارہا روپے کا بے جا خرچ۔ اس پہ مستزاد یہ کہ مرد و زن کا بے حجابی سے سر عام پھرنا، ڈھول، سرنگی، بینڈ باجا یہ نازیبا حرکات ان محافل کے محاسن ہیں۔

کیا یہی اسلام ہے؟ اسی کا نام دین ہے؟ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو یہی کچھ سکھا گئے تھے؟ عیاذاً باللہ

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بقیہ : حدیث کی روشنی میں

اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے۔ اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اس کے بارے میں پوچھی جائے گی۔ خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے۔ وہ اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تم سب ذمہ دار ہو۔ اپنی رعیت کے متعلق پوچھے جاؤ گے۔

(بخاری و مسلم)

بچوں کو نماز کی تاکید و تنبیہہ

حضرت عمر بن شعیبؓ سے روایت ہے۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اولاد جب سات برس کی ہو تو نماز کی تاکید کرو اور جب دس برس کی ہو تو مار کر پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کر دو۔　　(ابو داؤد)

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

کا

قرآن نمبر

ادارہ "خدام الدین لاہور" نے ۱۴ر نومبر ۱۹۶۹ء کو خدام الدین کا "قرآن نمبر" نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ نمبر انشاء اللہ اپنی مثال آپ ہوگا۔ اہل قلم حضرات اپنے مضامین اور نظمیں وغیرہ ۳۱ر اکتوبر تک بھیج دیں پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے آج ہی آگاہ کریں۔ مشتہرین حضرات اس خاص نمبر کے لئے اشتہارات جلد بک کرالیں پرچہ کی قیمت اور صفحات کا اعلان اگلے شمارے میں کر دیا جائے گا۔　　(ادارہ)

دعائے مغفرت

میری نانی صاحبہ کا وصال ہوگیا ہے قارئین خدام الدین سے التجا ہے کہ ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔
احقر ملک بشیر احمد گوی کرمیٹو (ڈھاکہ)

سالانہ دارالمبلغین کا اجراء

اس سال ۱۵ر شعبان سے ۲۷ر رمضان المبارک تک دارالمبلغین کا اجراء بجائے ملتان کے کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ ہوگیا ہے وہ مضامین جو ملتان میں پڑھائے جاتے تھے پورے کے پورے وہاں پڑھائے جائیں گے۔ مزید برآں ترجمہ قرآن مجید مع ربط آیات بطرز حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی زید مجدہٗ پڑھائیں گے اور خصوصی تعلیمات سے حضرت العلامہ مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ العالی بھی نوازیں گے۔ فارغ التحصیل حضرات کو ترجیح دی جائے گی حسب سابق فن تبلیغ بھی سکھایا جائے گا طعام و قیام کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہوگا، طلبہ کی تعداد صرف پچاس تک ہوگی۔ لہٰذا پتہ ذیل پر رجوع کریں مولوی عبدالحمید، فیض محمد قریشی خدام انجمن تنظیم اہلسنت کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

استاذ العلماء حضرت مولانا مولوی عبدالخالق صاحب مدظلہ العالی مظفر گڑھ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں قارئین حضرات سے التماس ہے کہ ان کے لئے دعائے شفاء فرمائیں۔

بچوں کا صفحہ

فضل احمد تبسم کالا باغ

جنگِ بدر کا واقعہ تاریخِ اسلام میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کون ہے جو اس عظیم معرکے کے حالات و نتائج سے واقف نہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ اَن گنت کفار کے مقابلہ میں جذبۂ توحید سے سرشار مٹھی بھر مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور اس طرح حق و باطل کا یہ عظیم معرکہ تاریخِ اسلام میں سنہری حروف سے لکھا جانے لگا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی۔ اس مختصر سے قافلہ میں دو بچوں کی رُوداد قابلِ بیان ہے اور اُن کی جرأت و بہادری کے کارنامے سُن کر اہلِ ایمان کے علاوہ مشرک اور کفار بھی عش عش کر اٹھتے ہیں۔

ایک روایت کے مطابق جب آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام اور دیگر ساتھیوں کا قافلہ جنگ کے لیے تیار کیا تو ان لوگوں کے جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے دو بھائی معوذ اور معاذ بہت متاثر ہوئے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اس قافلے میں شرکت کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے اُن بچوں کو پیار کیا اور کہا کہ تم ابھی چھوٹے ہو۔ جنگ کی تباہ کاریاں کیا جانو! لیکن بچوں میں جوشِ ایمان اس قدر ٹھاٹھیں مار رہا تھا کہ وہ بضد رہے اور حضورؐ کے قدموں پہ گر کر انھیں اس بات پر رضامند کرلیا کہ وہ بھی جنگ میں جائیں گے۔

میدان بدر میں جب حق و باطل کے درمیان میدان کارزار گرم ہوا۔ تو معوذ اور معاذ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے پوچھا کہ ذرا بتانا تو سہی وہ ابوجہل کہاں ہے جو ہمارے آقا و والی حضور سرورِ کائنات کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ انھیں بتایا گیا تو وہ بچے اپنے آقا کی لگن اور تڑپ لیکر اور اپنے سینوں کو نورِ ایمان سے منور کرکے اس کافر کی طرف لپکے اور ایک ہی وار سے اس قوی الجثہ ظالم کا کام تمام کر دیا۔ میدان میں نعرۂ تکبیر کی صدائیں گونج اٹھیں اور لوگ ان دو بھائیوں کی بہادری اور جرأت دیکھ کر داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ کسی نے پوچھا کہ تم نے کس خیال میں اس کو قتل کیا ہے۔ وہ بولے کہ:۔

قسم کھائی تھی مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سُنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوبِ باری کو

کاش!، کہ آج کی مائیں بھی ایسے ہی بچے جنم دیتیں، جو معوذ اور معاذ کی طرح جوشِ جہاد اور جذبۂ توحید سے سرشار ہوکر اپنے ملک و ملت کی خدمت کرسکتے اور ہر ایک کی یہی حسرت ہوتی !۔

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کرجاؤں
اگر کچھ ہوسکے تو خدمت اسلام کرجاؤں

❖ ❖ ❖

مجاہدینِ الفتح کے نام

— یونس قنوجی

الفتح کے بادلو، سر بکف مجاہدو، جھوم جھوم کر اٹھو
تشنہ کام ہے ابھی انبیاءؑ کی سرزمین

حادثوں کی گود میں پل کے تم جواں ہوئے — آندھیوں کے سائے میں چل کے تم جواں ہوئے
بجلیوں کی آگ میں ڈھل کے تم جواں ہوئے — تو اُٹھے جہاں پہ تم آستیں نچوڑ دو!

الفتح کے بادلو، سر بکف مجاہدو، جھوم جھوم کر اٹھو
تشنہ کام ہے ابھی انبیاءؑ کی سرزمیں

آیۂ جہاد کی شرح داستاں ہو، تُم — مِلّتِ حنیف کی آن کا نشاں ہو، تم
مَوت خود ہی مر مٹے جن پہ وہ جواں ہو، تُم — زندگی کے ساز پہ کوئی راگ چھیڑ دو!

الفتح کے بادلو، سر بکف مجاہدو، جھوم جھوم کر اٹھو
تشنہ کام ہے ابھی انبیاءؑ کی سرزمیں

تُم بہ فیضِ عزمِ نَو آرزو کا نُور ہو — سیلِ بے پناہ کی موج ناصبور ہو
تشنگانِ زیست کے قلب کا سرور ہو — سیلِ بے پناہ کو اور معتبر کرو!

الفتح کے بادلو، سر بکف مجاہدو، جھوم جھوم کر اٹھو
تشنہ کام ہے ابھی انبیاءؑ کی سرزمین

بڑھ رہے ہو اس طرح سر سے باندھکر کفن — جیسے موجِ صبحِ نَو، زعمِ تیرگی شکن
جیسے جُوئے کہسار، جیسے برقِ شعلہ زن — سر بکف مجاہدو اور تیز تر بڑھو!

الفتح کے بادلو، سر بکف مجاہدو، جھوم جھوم کر اٹھو
تشنہ کام ہے ابھی انبیاءؑ کی سرزمین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۴۵

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۴۸۱ ۲مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء (۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری DD۹-۲-۶۷۹/۳۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر GM۲/۴۶-۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا